احادیث

فرمایا حضرت رسالت مآب ﷺ کا ارشاد گرامی صحیح مسلم وغیرہ میں آیا ہے کہ جو شخص اہل مدینہ کو ستانے کا ارادہ کرے اللہ تعالیٰ اسے ایسے ختم کر دے جیسے نمک پانی میں گھل کر ختم ہو جاتا ہے۔ یہ بددعا ایسے بہت سے بدبختوں کے حق میں پوری ہوئی جنہوں نے اہل مدینہ کو ستایا۔ مسلم بن عقبہ نے مدینہ منورہ کو تاراج کیا معاذ اللہ اور جب وہ یہ سب کچھ کر کے مکہ مکرمہ کی طرف آیا تو صرف پچیس دن کے اندر اندر ختم ہو گیا۔ یہ سب کچھ چونکہ یزید کے حکم سے ہو رہا تھا اس لیے یزید بھی اس واقعے کے فوراً بعد تقریباً پچھتر (75) دن میں مر گیا اور حضرت رسالت مآب ﷺ کی دعا کی قبولیت کا ایک اور معجزہ ظاہر ہوا۔

فرمایا حدیث کی کتاب ''مشارق الانوار'' کی ایک شرح ''مبارق الازہار'' کے نام سے عزالدین بن عبدالطیف بن عبدالعزیز المعروف بابن الملک المتوفی ۷۹۷ھ نے تحریر فرمائی ہے۔ اس میں جمہور امت کا مسلک یہ تحریر فرمایا ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہ زندہ ہیں۔

فرمایا انسان اپنا ہاتھ بجلی سے محفوظ رکھتا ہے کیونکہ یہ یقین ہے کہ بجلی کا کرنٹ نقصان دے گا، اسی طرح بد منظر اشیاء کو بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ طبیعت پر بُرا اثر پڑتا ہے ایسے ہی حضرت رسالت پناہ ﷺ نے کانوں کے متعلق بھی یہ فرمایا ہے کہ اپنے کانوں کو تکلیف دہ

باتوں سے بچاؤ۔ اس لیے زندگی میں کوئی کام کرنا ہو تو فضول گو، غیر محتاط افراد کے کلام اور لایعنی باتیں سننے سے ہمیشہ گریز کر کے اپنی صلاحیتوں کو مثبت کاموں میں استعمال کرنا چاہیے۔

فرمایا

مدارس میں جو بچے دورۂ حدیث میں صحیح بخاری کی قرأت کرتے ہیں یا دورۂ حدیث کے طالب علم ہوتے ہیں، انھیں چاہیے کہ صحیح بخاری کے سبق کے اختتام پر یہ دعا مانگ لیا کریں۔ ہاتھ اٹھانا تو دعا کے آداب میں سے ہے اگر حضرت شیخ الحدیث صاحب ہاتھ اٹھا کر دعا مانگیں تو ہاتھ اٹھا کر، وگرنہ بغیر ہاتھ اٹھائے یہ دعا مانگا کریں۔ اللھم اسمعنا خیراً واطلعنا خیرا، وارزقنا اللھم العافیہ وادمھا علینا، واجمع اللھم قلوبنا علی التقویٰ ووفقنا لما تحب وترضیٰ، ربنا لا تواخذنا ان نسینا اوأخطأنا، ربنا ولا تحمل علینا اجراً کما حملتہ علی الذین من قبلنا، ربنا ولا تحملنا مالاطاقۃ لنا بہ، واعف عنا، واغفرلنا، وارحمنا، انت مولانا فانصرنا علی القوم الکفرین.

فرمایا

دعوت کا ایک بہترین طریقہ یہ بھی ہے کہ جن کو کھانا کھلانا ہو ان کے لیے ایسا کھانا پکوایا جائے جس کو وہ خوشی سے کھالیں اس لیے کہ حضرت رسالت پناہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ کسی مسلمان کا دل کسی جائز چیز کو چاہتا ہو اور کوئی شخص اسے مہیا کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور ایک روایت میں آتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کو وہ کھانا کھلا دے جس کی اسے خواہش ہو تو اللہ تعالیٰ دوزخ کی آگ اس

پر حرام کر دیتے ہیں ایسے ہی ارشاد گرامی ہے کہ جن کاموں کے کرنے سے رحمت الٰہی واجب ہو جاتی ہے ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ غریب مسلمانوں کو کھانا کھلایا جائے ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان انسانوں پر فخر کا اظہار فرماتا ہے۔ جو لوگ دوسروں کو کھانا کھلاتے ہیں کہ دیکھو میرے بندے کتنے اچھے ہیں۔

فرمایا سادات کرام کے ساتھ نیکی کرتے رہنا چاہیے۔ حضرت رسالت مآب ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بھی حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے ساتھ اچھا سلوک کرے گا تو میرے لیے یہ ضروری ہے کہ جب قیامت میں اس سے ملوں تو اس کے احسان کا بدلہ چکا دوں۔

فرمایا حضرت رسالت مآب ﷺ نے کئی ایک ادعیہ میں ''موت کی آزمائش'' سے پناہ مانگی ہے تو یہ موت کا فتنہ (آزمائش) ہے کیا؟ ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوحات مکیہ میں اس کی تشریح کی ہے کہ جب کسی میت پر موت کا وقت قریب آتا ہے تو شریر جنات اور شیاطین اس میت کے پاس مختلف شکلیں اور روپ دھار کر آتے ہیں۔ کبھی اس کے دوستوں کی شکل میں اور کبھی اس کے بھائیوں کے روپ میں، کبھی اس کے آباء و اجداد کے حلیے میں اور کبھی اس کے فوت شدہ بزرگوں کی صورت میں اور پھر اس میت کو ایمان سے ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ یہ شخص اپنا ایمان سلامت لے کر اس دنیا سے نہ جائے۔ چنانچہ اسے کبھی تو عیسائی ہونے کی دعوت دیتے ہیں اور کبھی یہودی ہونے کی، کبھی مجوسی ہونے کو

کہتے ہیں اور کبھی یہ تلقین کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مبارکہ کو غیر مؤثر سمجھے۔ الغرض اسے کفر کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ یہ ہے ”فتنة الممات“ (موت کی آزمائش) اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔ خاتمہ بالخیر فرمائے۔